Registered. No. L. 89.

اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۲۱) مطبوعہ ۲۶ مئی ۱۸۹۹ء بروز جمعہ جلد (۲۷)

گلدستۂ اخبارات

شملہ میں سی پی کا میلہ بارونق ہوا حضور لیڈی کرزن نے دیکھا حضور والیسرائے مشورہ میں رہے ؛

مہاراجہ کشمیر ۲۰ مئی کو جموں سے چلکر ۲۴ کو علی الصبح کشمیر پہنچیں گے ؛

ایک سوداگر ۷۰۰ روپیہ لیکر فیروزپور ریلوے سٹیشن سے شہر کو جاتا تھا ڈاکوؤں نے رستہ میں مارکر لوٹ لیا ؛

راجپوتانہ میں قحط سے ابتر حال ہے مارواڑ سے ۵ ہزار لوگ مارے قحط کے بھاگ گئے ؛

۱۸ کو احمدآباد و بمبئی کے درمیان ریلوے کا سخت حادثہ ہوا سات مسافر زخمی ہوئے ؛

آج کل تمام ہندوستان میں سخت اندھیریاں عالمگیر ہیں آم و خربوزہ کی فصلات خراب کردیں ؛

کلکتہ کی خبر ہے کہ بالی گنج میں آٹا پیسنے کا دخانی کارخانہ جلکر تباہ ہوا تین انجنوں نے آگ بجھائی ؛

پونا میں حکم ہوا کہ فوجی سپاہی والنٹیر گرجا میں نماز کو جمع ہوں تو مسلح اور بندوق بند ہوں ؛

کشمیر میں چرچ مشنری سوسائٹی نے پوری صدی کی سالگرہ منائی ؛

کلکتہ کی آبادی بہت بڑھ گئی ہے اس لئے فوج پولیس میں اضافہ کی تجویز ہے ؛

جی۔ آئی۔ پی۔ ریلوے کے سب سگنلر جنہوں نے کام بند کردیا تھا باضابطہ طور پر موقوف کردئے گئے ؛

ہانگ کانگ سے خبر آئی کہ ۲۰۰۰ فوج سرمہر احکام لیکر وہاں سے کولون کو روانہ ہوئی تھی واپس آگئی اس فوج کے ساتھ ۲ برٹش گنبوٹس بھی تھے کولون پر بلا مقابلہ قبضہ کرلیا ؛

نیو یارک میں بڑا بھاری سودا ہوا ۳۰ کروڑ ڈالر کا مال یکبارگی نیلام میں خریدا گیا ؛

روسی مقام کیف میں حکم ہوا کہ کوئی طالبعلم بازار گلی۔ کوچہ۔ باغ میں مجمع نہ کرے ورنہ سخت سزا دی جائیگی کیف میں کئی طلبا پھانسی بھی دئے گئے کہ مفسد فرقہ سے جا ملے تھے خوف ہے کہ اس سے نہلسٹوں کی طاقت بڑھ جائے ؛

روسی تاریخ انگریزی تاریخ سے ۱۲ روز قبل ہے ہماری ۲۴ مئی تو ان کی ۱۲ مئی ہے شروع سال سے وہ فرق دور کردیں گے ؛

ایک امریکن موجد نے ایک بندوق نکالی جو ایک منٹ میں ۴۵ فیر کرسکتی ہے شاباش!

ایک اور ایجاد زیر تجربہ ہے کہ بجائے بارود کے لیکویڈ ایر استعمال کریں اس سے نالی کبھی گرم نہ ہوسکیگی ؛

پارلیمنٹ لندن میں زنانہ ممبروں کا سوال پیش ہوا آنرمسٹر بلفور نے کہا زنانہ ممبر ناقابل برداشت ہونگے ؛

ایران سے پیچیدگی کی خبر آئی اندرون اصفہان میں

ایڈیٹوریل نوٹس

پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب ڈی۔ ڈی۔ ایڈیٹر

پادری ایچ۔ گولک نتھ صاحب، پادری غلام مسیح صاحب
پادری طالب الدین صاحب بی۔ اے، پادری بی۔ سی۔ اوپل صاحب
پادری جی۔ ایل ٹھاکرداس صاحب، پادری جمیل سنگھ صاحب — ایڈیٹوریل
مسٹر الشیخ ناصر صاحب و مسٹر مسیح الدولہ صاحب — کارسپانڈنٹس
پادری کدارناتھ صاحب بنت

عامل باعمل

اظہر من الشمس ہے کہ اس دنیا میں جس پر کہ ہم انسان آباد ہیں موجودہ حالت میں ایسے سامان کثرت سے موجود ہیں کہ جن کے سبب سے انسان شر اور گناہ ہی کیطرف مایل ہو جاوے جدھر نظر ڈالکر دیکھو اُدھر ہی گناہ کی باتیں اور شرارت کے کام بکثرت پھیلے ہوئے دکھائی دیتے ہیں اور انسان کا دل اُسکے سینے میں خود گناہ آلودہ ہو کر ہر طرح کی آلائش سے پُر و معمور ہے اور اسکے خیال ہی خطا اور عصیاں سے بھرے ہوئے ہیں گرچہ بنی انسان میں سے بعض نے بعضوں سے افضل اور بہتر ہونیکا دعویٰ کیا ہے اور زبان سے عمدہ عمدہ باتیں نکالکر لوگوں پر ظاہر کیں ہیں مگر اُن کے چال وچلن سے اُس کے برخلاف نظر آتا ہے اُن کا کہنا کچھ ہے پر عمل کچھ ہے ایک پنجابی شاعر نے کیا خوب کہا ہے کہ ع کہتے ہیں پر کرتے نہیں منہہ کے بڑے بلار۔ آخر دھکا کھاوینگے صاحب کے دربار اگر تمام دنیا میں بھی ڈھونڈو تو ایسا ایک شخص بھی نہ پاؤ گے جو اپنی تمام باتوں میں کامل اور پورا نکلے یا یوں کہو کہ کوئی بھی عامل باعمل نہیں ہے نہ تو پیشواؤں میں اور نہ مریدوں میں پیشواؤں میں سے کئی اگرچہ اچھی اور عمدہ باتیں بطور ہدایت اور نصیحت کے کہتے ہیں لیکن اُن پر عمل کرتے نظر نہیں آتے اور ایسا ہی پیرووں کا حال ہے۔ پر دنیا میں صرف ایک ہی عامل باعمل گذرا ہے جس کا حال ناظرین کیلئے ہم بطور مختصر بیان کرتے ہیں اس عامل کا نام یسوع مسیح ہے اب ذرا غور سے دیکھو کہ وہ باعمل تھا کہ نہیں اُس نے تعلیم دی جس کا ذکر انجیل مقدس میں پہاڑی وعظ کے مضمون میں پایا جاتا ہے وہ لوگوں کو بطور ہدایت کے کئی باتیں کہتا ہے اور جو کچھ اُس نے کہا اس پر پورا عمل کر کے دکھلایا اُس نے نصیحت دی کہ لوگ۔ غریب۔ حلیم۔ پاکدل۔ فروتن۔ صلح کُن۔ راستبازی کے بھوکے اور پیاسے اور غمگین۔ رحمدل بنیں اور وہ اپنے عمل میں ان سب باتوں میں پورا پورا کاربند رہا اس کی زندگی کے حالات ان سب باتوں پر بخوبی گواہ ہیں بلکہ ان تمام باتوں میں وہ ضرب المثل ہے جس کا انکار کوئی مخالف مذہب بھی کر نہیں سکتا وہ اعلیٰ درجہ کا حلیم غریب فروتن صلحکُن اور رحمدل تھا کہ سب کے ساتھ ہمدرد تھا اُس نے تعلیم دی کہ دنیا کی فکر نہ کرو اور اندیشہ نہ کرو کہ ہم کیا کھائینگے اور کیا پئیں گے اور کیا پہنیں گے اور وہ خود اس فکر سے خالی رہا اور دنیا کی تمام آلائشوں سے پاک رہا۔ اس نے تعلیم دی کہ اپنے تمام زور اور عقل اور دل سے خدا کو پیار کرو اور وہ خود پیار اور محبت کا کیسا بڑا نمونہ بنا اس نے سکھلایا کہ اپنے پڑوسی کو اپنے برابر پیار کرو اور اس نے اُس کو بھی پورا کر دکھلایا۔ کسی کے ساتھ اس کی دشمنی نہ تھی بلکہ سب کا خیرخواہ تھا اُس نے سکھلایا کہ اپنے دشمنوں کو پیار کرو اور اُس نے خود اپنے دشمنوں کو پیار کر کے دکھلایا بلکہ جان کنی کے وقت اپنے دشمنوں کے لئے دعا کی اُس نے سکھلایا کہ تم خدا اور ممون دونوں کی خدمت نہیں کر سکتے اور خود دولتِ دنیا کے نزدیک تک نہ گیا بلکہ عبادتِ الٰہی میں مشغول رہا مار کھا کر اس نے نہ مارا اور گالی کھا کر گالی نہ دی بلکہ تمام عمر سوائے شفقت کرنے اور مہربانی دکھلانے کے اور دوسرا اس کا کام نہ تھا رحم سے پُر ہو کر کسی کو تکلیف میں دیکھنا اس کو گوارا نہ تھا اور مصیبت زدوں کے ساتھ شریک ہونا اس کو پسند آتا تھا چنانچہ لعزر کی قبر پر جا کے وہ رویا اگرچہ اُس نے اُس کو اپنی قدرت کاملہ سے مُردوں میں سے جلا بھی دیا غرض کہ جو کچھ اُس نے فرمایا اس کو عمل میں لا کر بھی دکھلایا اور اس سے وہ عاملِ باعمل ٹھہرتا ہے اور اس لئے وہ دنیا کے تمام لوگوں کے لئے ایک نمونہ عظیم ہے اور صرف وہ ہی اکیلا اس نام سے کہلانے کے لائق ہے اور کوئی دوسرا نہیں اب اے ناظرین اگر خداوند یسوع مسیح میں اعلیٰ درجے کی صفات پائی جاتی ہیں اور عامل باعمل حقیقت میں ہے تو وہ ضرور گنہگاروں کا بچانے والا بھی ہے اور وہ اس بات کا دعویٰ بھی کرتا ہے وہ خود فرماتا ہے کہ ابنِ آدم آیا ہے کہ کھوئے ہوؤں کو ڈھونڈے اور بچاوے اور پھر انجیل جو گنہگار کے لئے مژدۂ نجات بخش ہے صاف ظاہر کرتی ہے کہ جو کوئی اس پر ایمان لاویگا وہ ہلاک نہ ہوگا بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاویگا اب ان باتوں سے زیادہ اور کیا عمدہ ثبوت ہوگا جس سے کہ گنہگار کو تسلی اور تشفی ہو سکے انسان پر فرض تھا کہ وہ عاملِ باعمل بنے لیکن وہ نہ بن سکا مگر خداوند یسوع مسیح اسکے بجائے عاملِ باعمل بنا اور وہ ہی گنہگار کو بچا کر ہمیشہ کی زندگی بخشتا ہے اب اس پر ایمان لانا باقی ہے جو ایمان لاوے وہ ضرور اُسکے وسیلے سے نجاتِ ابدی پاویگا۔

نوٹ۔ عمدہ تعلیم دینا بھی ضروری ہے لیکن کر کے دکھلانا یہ عامل کا کام ہے انگریزی میں ایک فقرہ بطور کہاوت کے ہے جس کا مطلب یہہ ہے کہ تعلیم سے بہتر نمونہ ہے ؎

مسیح کی تعلیم

بقیہ

پانچواں باب

خدا کی بادشاہت میں داخل ہونیکی شرطیں

دیکھو نورافشاں مطبوعہ ۱۹؍ مئی ۹۹ء

اس قبولیت کی طبیعت کیسی ہوتی ہے وہ ایمان سے ہے ہاں مسیح پر ایمان لانے سے اور اسی ایمان سے ہم یقین کرتے ہیں کہ مسیح خدا کا بھیجا ہوا ہے دیکھو (یوحنا ۱۶: ۳۰) "اب ہم جانتے ہیں کہ تو سب کچھ جانتا ہے اور محتاج نہیں کہ کوئی تجھ سے سوال کرے اس سے ہم ایمان لائے کہ تو خدا سے نکلا ہے" پھر (یوحنا ۱۷: ۸) "میں نے سب باتیں اُنہیں بتادیں جو تو نے مجھے بتائیں اور اُنہوں نے انہیں قبول کیا اور یقین جانا کہ میں تجھ سے نکلا ہوں اور وہ ایمان لائے ہیں کہ تو نے مجھے بھیجا" اور اس ایمان سے بھی نجات کی خوشخبری حق ہے اور اس بادشاہت کا وعدہ ہمارے لئے بطلالی طور سے کافی ہے۔ اسی طور سے پادری جان ولیسلی صاحب اپنے وعظ میں کہتے تھے کہ "اے انسان تجھ میں ساری خوبیوں کی اصل ایمان ہی ہے سو پہلے مسیح پر ایمان لا"

مسیح نے (یوحنا ۶: ۲۹) خود فرمایا کہ "خدا کا کام یہہ ہے کہ تم اُس پر ایمان لاؤ جسے اُسنے بھیجا ہے" لیکن یہہ ایمان خدا کی بخشش حاصل کرنیکے ساتھ ایسا جُڑا ہوا ہے کہ انجیلوں میں ایمان اور مقبولیت گویا ایک ہی ساتھ بولے جاتے ہیں اور مسیح کو حاصل کرنا اور ہمیشہ کی زندگی کو حاصل کرنا ایک ہی بات ہے کیونکہ وہ ہی اس زندگی کا بڑا چشمہ ہے مسیح جلانیوالی نجات ہے۔

ہم یہاں اس بات کے ثبوت میں کئی ایک دلیلیں اور ثبوت پیش کرتے ہیں تاکہ معلوم ہو جائے کہ خدا کی بادشاہت فضل سے ہے اور یہہ بھی کہ ہم اپنی راستبازی سے داخل نہیں ہو سکتے ہیں لیکن ایمان سے حاصل کر سکتے ہیں۔ مسیح صاف طور سے گنہگاروں کے لئے اس کا ذکر کرتا ہے دیکھو (مرقس ۲: ۱۷) "میں راستبازوں کو نہیں بلکہ گنہگاروں کو بلانے آیا ہوں" بڑے گنہگاروں نے اُسے حاصل کیا اور وہ خوشی سے بھر گئے اور مسیح سے خاص محبت رکھی جس کو عام لوگ نہیں سمجھتے تھے جیسا اس عورت کے مقدمہ میں جو گنہگار تھی جسے مسیح نے کہا تھا (لوقا ۷: ۳۶-۵۰) "سلامت چلی جا تیرے ایمان نے تجھے بچایا"

مسیح نے اُن لوگوں کو جو اپنے کو کم گنہگار سمجھ کے اپنے کو معافی کے پہلے حقدار سمجھتے تھے کچھ ترجیح نہیں دی بلکہ برخلاف اس کے دیکھو متی ۲۱: ۳۱ مسیح نے ان سے کہا "میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ محصول لینے والے اور کسبیاں تم سے پہلے خدا کی بادشاہت میں داخل ہوتے ہیں"، ہمارے خداوند نے ایک قابل یاد تمثیل میں محصول لینے والے کا ذکر کیا جو اس دعا سے خدا کی بادشاہت میں داخل ہوا کہ "اے خدا مجھ گنہگار پر رحم کر" لیکن ایک فریسی جس نے کہ اپنی راستبازی خوب ظاہر کی نامنظور ہوا۔

اس تمثیل کے آخر میں یہہ بات ہے جو اکثر مسیح کے کلام میں پائی جاتی ہے کہ "کیونکہ جو آپ کو بڑا ٹھہراتا ہے چھوٹا کیا جائیگا" نجات کی تعلیم کے بارے میں کہ وہ مفت بخشش ہے ایک اور پختہ دلیل باقی ہے وہ یہہ ہے کہ ہر ایک نئی بشارت کے بیچ میں جس کو انجیل سُنائی جاتی اور قبول کی جاتی ہے یہہ خدا کا فضل ہر ایک قوم اور ہر حالت اور ذات کے آدمی کی تبدیلی میں رونق

پاتا ہے۔ ان مذکورہ بالا باتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا کی بادشاہت میں داخل ہونے کی شرطیں بہت آسان اور ممکن ہیں لیکن یاد رکھنا چاہیے کہ مسیح کی بہت سی باتیں ہیں جن سے یہہ بھی معلوم ہوتا کہ اُس میں داخل ہونے کی شرطیں مشکل اور محال بھی ہیں۔ جیسے (لوقا ۱۳: ۲۴) "جان سے کوشش کرو کہ تنگ دروازہ سے داخل ہو کیونکہ میں تم سے کہتا ہوں کہ بہت سے چاہیں گے کہ اس میں داخل ہوں پر نہ سکیں گے" پھر (متی ۷: ۱۴) "کیا ہی تنگ ہے وہ دروازہ اور سکڑی ہے وہ راہ جو زندگی کو پہنچاتی اور تھوڑے ہیں جو اُسے پاتے" پھر (لوقا ۱۴: ۲۶-۲۷) "اگر کوئی میرے پاس آوے اور اپنے باپ اور ماں اور جورو لڑکے اور بھائی بہن بلکہ اپنی جان کی دشمنی نہ کرے میرا شاگرد ہو نہیں سکتا اور جو اپنی صلیب اُٹھاکے میرے پیچھے نہیں آتا میرا شاگرد ہو نہیں سکتا" پھر (مرقس ۱۰: ۲۵) "سوئی کے ناکہ سے اونٹ کا گذر جانا خدا کی بادشاہت میں دولتمند کے داخل ہونے سے آسان ہے" یہہ باتیں سخت ہیں کوئی اور باتیں داخل ہونے کی شرط کے لئے ان سے مشکل نہیں ہو سکتیں ہم اُن کو کیسا سمجھیں؟ ان کا مطلب یہہ ہے کہ اگر کوئی آدمی خدا کی نجات کو قبول کرے تو اُس کے ساتھ ہی اُسے اپنی اور دنیا کی ساری چیزوں کو چھوڑنا اور انکار کرنا پڑتا ہے۔ باقی آئندہ

خوش بود گر محک امتحاں آید بمیاں

تا سیہ روئے بود ہر کہ دروغش باشد

سب باتوں کو آزماؤ اور بہتر کو اختیار کرو ہر ایک

بدی کی صورت ہی سے بھی دور رہو۔ ا تسلونیقیوں ۵: ۲۱ و ۲۲۔ یہہ الہامی کلام اگرچہ تسلونیقی مسیحیوں کو بخشا گیا تو بھی نہ صرف تمام مسیحیوں بلکہ دنیا کے کل بنی آدم کے واسطے ایک سنہلا قانون ہی یہہ کیا فقط مذہب کے مقدمہ میں ہی مفید ہی نہیں دنیا کے کل کاروبار میں یہی دستور العمل ہو رہا ہی گز بھر خاصہ کے واسطے گل بزازہ دیکھا جاتا ہی پیسہ کی ٹھلیا کے واسطے بیس ٹھلیا ٹھونکی اور بجائی جاتی ہیں دمڑی کی سوئی کے واسطے بساطی کی ساری دوکان اُلٹ ڈالتے ہیں حالانکہ اگر ان باتوں کو نہ آزمائیں تو کچھ بہت بڑا نقصان نہیں ہوتا صرف چند پیسوں کا اور اگر یہہ آزمایش عقلمندی کی بات ہی تو کتنی بیوقوفی اس شخص کی ہوگی جو عقبی کی باتوں کو بغیر آزمائے اختیار کرلیتا ہی جس میں چند پیسوں کا نہیں بلکہ روح و جان و جسم ہر سہ کا نقصان ہوگا۔ اور اسی لحاظ سے بردہ زمین کے کل معلموں اور مصلحوں نے بلکہ خدا کے حقیقی پیغمبروں نے حتی کہ خود خدا اور اُس کے بیٹے خداوند یسوع نے بھی احقاقِ حق کے ساتھ ہی ساتھ ابطال باطل بھی کیا ہی اس کے بعد مسیح کے رسولوں نے بھی یہی شیوہ اختیار کیا اور موجودہ زمانہ میں آنکھ کھولکر دیکھ لو کہ کس نے اصلاح مذہبی کا بیڑا اُٹھایا جس نے اور مذہبوں کی بُرائیوں کو فاش نہ کیا ہو کیا سرسید اور کیا دیانند سرستی (ہم نے ان دو کا خاصکر نام اس واسطے لیا کہ وہ اپنے اپنے پیرؤں کے خیال میں نئی روشنی سے زیادہ منوّر تھے) ان کی تحریروں کو ملاحظہ فرماؤ کہ ایک ایک سطر میں احقاق حق کے ساتھ کس قدر ابطال باطل کیا ہی ان سب کو جانے دو قران کو ہاتھ میں لو تو آپ کو معلوم ہوگا کہ مخالفوں پر لعنت کی مارا مار ہی حالانکہ احقاق حق اور ابطال باطل کے ساتھ جھوٹوں پر لعنت کی

کیا ضرورت سوائے اس کے کہ اُن کا دل دُکھایا جاوے آپ کو کوئی مسلمان نہ ملیگا جو ایک منٹ کی بحث میں سو بار لاحول نہ پڑھتا ہو حالانکہ احقاق حق اور ابطال باطل کو اس سے کچھ علاقہ نہیں اس پر لحاظ کرو کہ قران شریف اگرچہ اپنے آپ کو شریف ٹھہراتا ہی تو بھی ایک شریف اور نہایت عظیم فرقہ مسیحی کو محض حقارت کے لحاظ سے نصارا کے لقب سے ملقب کرتا ہی حالانکہ اُس کے مصنّف کو خوب معلوم ہی کہ یہودی تعصب اور حسد کی راہ سے خدا کے جلیل الشان پیغمبر ربنا خداوند المسیح کو ناصرہ میں رہنے کے سبب سے ناصری کہتے تھے کیا ہمارے مسلمان بھائی اس سے خبردار نہیں کہ مسیحیوں کو اس خطاب کے دینے سے سوائے ان کو ایذا پہنچانے کے نہ احقاق حق ہی اور نہ ابطال باطل پھر قران شریف اس فرقہ عظیم الشان کو نہ صرف نصارا ہی کہکر خاموشی اختیار کرتا بلکہ اُس سے بھی بڑھکر اُسے کافر بھی کہتا ہی حالانکہ کسی کو کافر کہدینے سے نہ احقاق حق ہی اور نہ ابطال باطل مگر دل کا دکھانا اب اس قدر موشگافی اور تحقیقات خانی کے بعد ہم کتاب امہات مومنین کا محاکمہ پیش کرتے ہیں چند ہفتہ گذرے کہ مشتہر کتاب موصوف سے ہماری ملاقات ہوئی ہم نے اثنائے گفتگو میں اُن سے دریافت کیا کہ اس وقت یہاں سوائے ایک غیر متعصب آریا کے اور کوئی شخص موجود نہیں ہی ذرا آپ انصاف سے فرمائیے کہ کوئی شخص کہہ سکتا ہی کہ میں رسول اللہ ہوں اور فخر الانبیا ہوں اور ختم الرسل ہوں جبکہ اس میں وہ صفات ذمیمہ موجود ہوں جن کا بیان اسلام کے مخالفین اور خود آپ مشتہر امہات مومنین کرتے ہیں جیسا کہ بعض آریا صاحبان فرماتے ہیں کہ کرشن کو بھاگوت کے آئینہ میں نہ دیکھو بلکہ گیتا کی

دوربین سے ملاحظہ کرو تو معلوم ہوگا کہ سری کرشن ایسے کالے نہ تھے جیسے بھاگوت میں نظر آتے ہیں بس ہمارے خیال میں اگر محمد صاحب درحقیقت رسول اللہ ہیں تو اُن کو اُن تمام الزامات سے جو آپنے قران اور احادیث معتبرہ کی بنیاد پر اُن پر جمائے ہیں بری الذمہ سمجھنا چاہیئے بجواب اس کے مشتہر صاحب نے فرمایا کہ اسی معمہ کے حل کرنے کے واسطے یہہ کتاب تحریر ہوئی ہی ہم نے اس تمام تحریر میں دو باتوں کی آزمایش مدِ نظر رکھی ہی اور چاہیئے کہ ناظرین اُنہیں دونوں باتوں کو آزمائیں۔ اوّل کہ کیا کوئی شخص جس میں یہہ اوصاف ذمیمہ موجود ہوں یہہ دعوی کرسکتا ہی کہ میں اللہ کا رسول اور ختم الانبیا اور فخر المرسلین ہوں۔ دوّم کہ کیا کوئی ایسا خدا بھی دنیا میں موجود ہی جو ایسے شخص سے کلام کرے اور اپنا رسول بناوے رہی یہہ بات کہ ایسے اوصاف ذمیمہ رکھتے ہوئے کوئی شخص ایسا اعلی دعوی کرسکتا ہی اس کا جواب ایک فارسی شاعر نے بہت خوب دیا ہی۔ ؎

واعظاں کیں جلوہ بر محراب و ممبر میکنند
چوں بخلوت میروند آں کار دیگر میکنند

ان واعظوں معلموں پیغمبروں مصلحوں کی صف میں صرف ایک ہی شخص کھڑا رہ سکتا ہی اور وہ خداوند یسوع مسیح ہی اُسے تم کسی نظر سے پرکھو وہ کھرا نکلیگا اور اسی کا یہہ دعوی بھی ہی کہ کون تم میں سے مجھ پر گناہ ثابت کرسکتا ہی؟ پیغمبر عرب اس کے خلاف فصاحت زبانی کا دعوی کرسکتے تھے مگر بے گناہی کے بدلے توبہ و استغفار ورد زبان رکھتے تھے چونکہ قران شریف دعوی کرچکا کہ خدا دین اسلام کو پسند کرتا ہی جیسا کہ سورہ مائدہ میں مرقوم ہی کہ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا



ترجمہ۔آج کے دن پورا کیا میں نے واسطے تمہارے دین تمہارا اور پوری کی اُوپر تمہارے نعمت اپنی اور اور پسند کیا واسطے تمہارے اسلام کو دین۔اِس پر مولوی محمد علی صاحب کانپوری یہہ حاشیہ تحریر فرماتے ہیں کہ چونکہ شریعت محمدیہ سب شرایع کی خاتم ہی اور حضرت کو لقب سرورِ عالم کا ملا ہی اس لئے آپ کی شریعت جامع مکارم اخلاق اور سیاست مدن اور تدبیر منزل ہی۔ . . . حکیموں نے انجیلی تعلیم پر اعتراض کیا ہی کہ یہہ تعلیم نظامِ عالم اور انتظام معاشرت کے لئے جس کا ہونا بہت ضروری ہی مضر ہی اور سیاست مدن کے نہایت خلاف ہی ترانہ حجازی ص۳۹و۳۰۔

اگر یہہ سچ ہی تو جو کوئی دین اسلام کو قبول نہ کرے وہ ضرور دوزخ میں پڑیگا مگر بغیر آزمائے ہوئے اسلام کو قبول کر لینا اور بھی زیادہ خوف کا سبب ہی کیونکہ شاید وہ خدا کو پسند نہ ہوا انجیل کا دین پسند ہو جس میں صرف یسوع مسیح کے نام میں نجات بتلائی گئی ہی پس نہ ہم انجیل کو بغیر آزمائے قبول کرینگے اور نہ دین اسلام کو کیونکہ ہندی میں ایک ضرب المثل ہی کگرو کیجیے جانکر اور پانی پیجیے چھانکر۔اور جس طرح سے کہ مسیحی علما یہہ تن یہہ چاہتے ہیں کہ تمام دنیا مسیح کو نجات دہندہ قبول کرے اور اُس کی آزمایش کے واسطے مفت رسالجات اور کبھی تھوڑی سی قیمت پر اناجیل کے حصص ہر زبان میں ترجمہ کرکے تقسیم کرتے ہیں اسی طرح مسلمان بھائی بھی زمانہ موجودہ میں کوشش کر رہے ہیں کہ نہ صرف ہندوستان بلکہ یوروپ اور امریکہ میں بھی دینِ اسلام شایع ہو جائے اور مہذب اشخاص مسیح خداوند کو چھوڑ کر محمد کو رسول اللہ مان لیں لیکن بمقابلہ مسیحیاں وہ یہہ نہیں چاہتے کہ محمد صاحب کی آزمایش کی جائے مگر یہہ تو سراسر عقلمندی کے خلاف ہی جبکہ تمام محمدی بھائی انجیل کو محرف بتا کر اُلٹ دینا چاہتے ہیں اور تعلیم کفارہ پر مضحکہ اُڑاتے ہیں اور خداوند یسوع کو عام پیغمبروں کی صف میں اس کی الوہیت کے درجہ سے اُسے گرا کر بٹھاتے ہیں بیبل کی تعلیم کو واہیات اور خرافات بتاتے ہیں دیکھو بعینہٖ یہی الفاظ حاشیہ ص۲۱ پر اور طرہ اس پر یہہ ہی کہ علمائے اسلامیہ بتمام جد و جہد و عرقریزی اُن تمام حالات اور واردات پر جو محمد صاحب کی کثرت ازواجی اور جہاد کے متعلق ہیں پردہ ڈالکر یوروپ کے مسیحیوں کو دھوکا دیکر محمدی بنانے کی کوشش کرتے ہیں جیسا کہ اس فن کے بانی سر سید متوفی سے اس کی بنیاد ڈالی گئی اور اس پر تنقید الکلام فی احوال شارع اسلام کے مصنف نے ایک لمبی چوڑی عمارت کھڑی کر دی جس کی غرض آنحضرت کی تعدد ازواجی و کثرت منا کحت کے واسطے فرضی و بے بنیاد معذرت پیش کرتا ہی اور طرہ اُس پر یہہ ہی کہ مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی نے خداوند یسوع مسیح کے دعویٰ بیگناہی کو آنحضرت پر جما کر یہہ دعویٰ کر دیا کہ اگر کوئی کم سے کم ایک گناہ آنحضرت کا ثابت کر دے تو ایک ہزار روپیہ انعام ملیگا بھلا ایک ہزار روپیہ کا نام سُنکر کس کے منہہ میں پانی نہ بھر آئیگا مگر یہہ تو لالچ کی بات ہی اسے جانے دو کون غیرتمند ہوگا جو اپنے دین کی مذمت جسے وہ حق سمجھتا ہی سُنکر غیرت میں نہ آئیگا اور اُس کی حمایت نہ کریگا اور ایک ایسے دین کی جسے وہ سراسر دھوکا اور فریب سمجھتا ہی اپنے اور اوروں کے بچاؤ کی خاطر تکذیب پر آمادہ نہ ہوگا اُن تمام تحریرات کی جو محمدی بھائیوں کی طرف سے دین عیسوی کے خلاف شایع ہوئیں جن میں علاوہ احقاق حق اور ابطال باطل کے اشعار و فقرات و محاورات دل دُکھانے والے بکثرت موجود ہیں اور جن کو ہم وقت پر پیشکش ناظرین کر سکتے ہیں اور مشتے نمونہ از خروارے قران شریف سے دکھلا بھی دیا ہمارے ساتھ بازار میں آؤ اور منادی کے وقت مسلمانوں کے منہہ سے سُنو کہ مریم خدا کی جورو تھی عیسیٰ مسیح حرامی تھا وغیرہ الفاظ جن سے غیر متعصب مسلمان بھی تھوڑی دیر کے واسطے نعوذ باللہ کہہ اُٹھے مگر بات یہہ ہی کہ کسی کی سچی بات بھی کڑوی معلوم ہوتی ہی چنانچہ اسی کتاب امہات مومنین کے ملاحظہ سے واضح ہوگا کہ کوئی بات اُس میں خلاف قانون درج نہیں ہی تو بھی مسلمان بھائی ناراض ہیں۔ باقی آیندہ

الراقـــــم

ک۔ن۔م۔از فرخ آباد

کِتابِ اُمّہاتُ المومنینؔ

آج کل اسلامی اخبارات نے امہات المومنین کی نسبت بڑا شور و غل مچایا معلوم ہوتا ہی کہ ان لوگوں نے اس کتاب کو غور سے نہیں دیکھا ورنہ انکو معلوم ہو جاتا کہ اس کتاب کی ابتدا غلام احمد قادیانی اور محمد حسین بٹالوی کے مباحثہ و مناظرہ کی کتابوں سے ہوئی ہی اور یہہ کتاب بطور ایک جواب کے تصنیف ہوئی ہی پس اِس معاملہ میں اہل اسلام کو اپنے ہی مذہب کے علما کا ممنون و مشکور ہونا لازم ہی۔

معتبر کتب اسلامی سے پیغمبر اسلام کا معصوم ہونا ثابت نہیں ہوتا پس جبکہ اُن کے پیشوا کا اخلاقی

چلن پیغمبرانہ منصب کی کسوٹی پر کامل العیار نہ تھا تو بیٹھے بٹھائے غنیم سے کیوں مقابلہ کیا کیونکہ جب کوئی آدمی کمزور قلعہ میں پناہ گزیں ہوتا ہی تو سوائے شکست کے اُسے اور کچھ نہیں ملتا۔

اسی کتاب کا تذکرہ کرتے ہوئے اہل اسلام کا خداوند یسوع مسیح کی الوہیت پر معترض ہونا اپنی کوتاہ فہمی کا ظاہر کرنا ہی کیونکہ خود قران خداوند یسوع مسیح کی نسبت روح الله ہونے کی شہادت دیتا ہی نیز بائبل میں الوہیت کا ثبوت اظہر من الشمس موجود ہی۔

مکاشفہ ۱: ۱۸ اس نے اپنا دہنا ہاتھ مجھ پر رکھا اور مجھ سے کہا کہ مت ڈر میں اوّل و آخر اور زندہ ہوں اور میں موا تھا اور دیکھ میں ابد تک زندہ ہوں اور عالم غیب اور موت کی کنجیاں مجھ پاس ہیں اور پطرس رسول اوّل خط کے تیسرے باب میں پر تجیب وزن اور وقار سے گواہی دیتا ہی وہ آسمان پر جا کر خدا کے دستِ راست ہی اور فرشتے اور حکومتیں اور ریاستیں اس کے تابع ہیں۔ پھر خداوند یسوع مسیح کے یہہ اقوال کہ تو مرنے تک ایماندار رہ تو میں تجھے زندگی کا تاج دونگا راہ اور حق اور زندگی میں ہوں

ایک معترض صاحب نے تو اخبار عام مطبوعہ ۵ مئی میں معصومیت کی تائید میں قلم ہی توڑ دیا آپ فرماتے ہیں کہ حضرت کو گنہگار ثابت کرنے سے پہلے عیسائی صاحبان گناہ کی تعریف تو کریں اگر عیسائی لوگ گناہ کی تعریف نافرمانی خدا بیان کرتے ہیں جس میں یہہ دقت لازم آجاتی ہی کہ ایک فریق تو یہہ کہتا ہی کہ فلاں حکم خدا کا ہی اس لئے گناہ نہیں دوسرا کہتا ہی چونکہ یہہ حکم خدا کا نہیں اس لئے یہہ گناہ ہی"

اس اعتراض کے جواب میں ہم یہہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ کتاب مذکور پر غور ہی نہیں کیا گیا ورنہ ایسا خارج از قواعد مناظرہ اعتراض ہی پیش نہ کیا جاتا کیونکہ گناہ کا الزام خود کتب اسلام کے معیار پر لگایا گیا ہی اور اُن کا ثبوت بھی معتبر کتب اسلام ہی سے دیا گیا ہی؛

راقـــــــم

رامانند انورہ

بائبل کی نسبت قرانؐ کی گواہی

واضح ہو کہ بائبل کی نسبت قران میں صدہا جگہہ اشارتاً عزت کے ساتھ ذکر آیا ہی اور اس کو کلام الله مانا گیا ہی بلکہ ایک دو جگہہ لا یحب الله سیپارہ ۶ کی سورۃ المائدہ میں یہہ فقرے آئے ہیں (۱) اِنّا اَنْزَلْنَا التَّوْرٰاۃَ فِیْہَا ہُدًی وَّنُوْرٌ یعنے تحقیق اُتاری ہم نے توریت بیچ اس کے ہدایت ہی اور روشنی ہی (۲) وَاٰتَیْنٰہُ الْاِنْجِیْلَ فِیْہِ ہُدًی وَّنُوْرٌ وَّمُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْہِ مِنَ التَّوْرٰاۃِ وَہُدًی وَّمَوْعِظَۃً لِّلْمُتَّقِیْنَ ط یعنے دی ہم نے اس کو انجیل بیچ اُس کے ہدایت اور روشنی اور سچا کرنے والی اُس چیز کو کہ آگے اُس کے تھی توریت سے اور ہدایت اور نصیحت واسطے پرہیزگاروں کے۔

پس جبکہ توریت میں ہدایت اور نور ہی اور اس کے بعد انجیل میں ہدایت اور نور ہی اور ان کتابوں میں روشنی اور نصیحت ہی تو پھر ہم ان کو چھوڑ کر کسی دوسری کتاب کی طرف رجوع کیوں ہوں اور کیا ضرورت ہی؟ کیا ان کتابوں سے زیادہ عمدہ ہدایت روشنی اور نصیحت کسی دوسری میں ملتی ہی؟ نہیں ہرگز نہیں۔ تو پھر ان کو چھوڑنا اور کسی دوسری کے پیرو ہونا کوئی دانائی کا کام نہیں ہی بلکہ محض نادانی ہو گا۔

اگر بھائی محمدی کہیں کہ بیشک توریت اپنے وقت میں مروج تھی اور اس میں ہدایت اور نصیحت تھی لیکن جب سے انجیل کا زمانہ آیا تو توریت منسوخ ہو گئی اور جب انجیل کا زمانہ تھا تو انجیل کا عمل درآمد تھا لیکن جب قران آیا تو پھر انجیل منسوخ ہو گئی چنانچہ اب قران ان دونوں کی جگہہ رائج ہی لیکن یہہ کہنا کسی طرح سے ٹھیک و درست نہیں ہی کیونکہ خدا کا کلام کامل اور ہمیشہ یکساں رہنے والا ہی ناسخ اور منسوخ کا جھگڑا انسان کے حکم احکام میں پایا جاتا ہی لیکن خدا کی شریعت کامل ہی اور ہمیشہ کے لئے ہی ہم عیسائی توریت زبور انبیا کے صحائف اور انجیل کو خدا کا کلام جانتے اور مانتے ہیں اور وہ سب ایک واحد مضمون انسان کی نجات کے بارے میں بتلاتی ہیں کسی میں نجات دہندہ کی پیش خبریاں ہیں کسی میں اس کے ایما و اشارے ہیں کسی میں تواریخی واقعات سے بھی نصیحت اور تعلیم نکلتی ہی اور کسی میں حمد و ثنا الٰہی کا طور و طریق پایا جاتا ہی اور اس طرح سے سب کتابیں ملکر وہ ایک بائبل کے نام سے نامزد ہی اور ہم سب کو ہی کلام الٰہی جانتے ہیں لیکن ہم قران کو ان کے درجے پر قبول نہیں کر سکتے کیونکہ قران کا مضمون ان سب سے متفرق اور اُسکی تعلیم اُنسے اُلٹی ہی مثلاً (۱) ان تمام کتابوں سے خداوند یسوع مسیح کے نجات دہندہ ہونے کا مژدہ نکلتا ہی کہ وہ کل بنی آدم کا نجات دینے والا ہو گا لیکن قران اس بات کا ذکر نہیں کرتا بلکہ خداوند یسوع مسیح کو انبیا سلف کی مانند ایک نبی قرار دیتا ہی اور اس کے برعکس نجات کو نماز روزہ زکوٰۃ خیرات اور حج پر موقوف کرتا ہی (۲) یہہ کتابیں یسوع مسیح کو خدا کا بیٹا قرار دیتیں اور

نوٹ۔ نور علی نور کو واضح ہو کہ یہہ وہی انجیل ہی جسکو قران تسلیم کرتا ہی۔



قربانی کا طول طویل ذکر اور اشاروں اور کنایوں سے آخر کار خداوند یسوع مسیح کو حقیقی قربان ثابت کرکے اس بھید کو کھولدیتیں اور نجات انسان کے لئے کفارے کی ضرورت کے مسئلے کو صاف صاف ظاہر کرتیں لیکن قرآن اگرچہ قربانی کا حکم دیتا لیکن اس کا مطلب اور غرض کچھ نہیں بتاتا اور کفارے کا مسئلہ اس میں ہی ہی نہیں بلکہ اُلٹا کفارے کا ایک طرح سے رد ہو جبکہ قرآن کہتا ہو کہ نہ اس کو (یعنے خداوند یسوع مسیح کو) "قتل کیا ہو اور نہ صلیب دی ہو لیکن شُبہ ڈالا گیا ہو کیا یہہ صاف انکار کفارہ نہیں ہو؟

علاوہ برین تمام نصیحت اور تعلیم بھی قرآن کی توریت اور زبور صحایف اور انجیل کے عین برخلاف ہو مثلاً (۱)، درباب گناہ کے قرآن میں کئی آیات ایسی ہیں جن سے ثابت ہوتا ہو کہ خدا گناہ کا بانی ہو لیکن یہہ کتابیں صاف بیان کرتی ہیں کہ خدا گناہ سے نفرت رکھتا ہو اور گناہ کو دیکھ نہیں سکتا (۲) درباب پاکیزگی قرآن میں اس کے متعلق عجیب قسم کی تعلیم ہو اس کے لئے ہم صرف اتنا کہنے پر کفایت کرتے ہیں کہ اگر اس کے بموجب انسان عمل کرے تو وہ پاک نہ رہیگا مثلاً کئی کئی جوروان کرنا اور بہشت میں ۷۲ حوروں کے پانے کی امید رکھنا اور شراب (اگرچہ الطہورہ کہتے ہیں) کا ملنا وغیرہ وغیرہ یہہ پاکیزگی قایم کرنے والی تعلیم ہرگز نہیں ہو (۳) درباب رحم اس کا ذکر تو قرآن میں صرف مسلمانوں مومنوں کے لئے ہی ہو اور دوسروں کو تو کافر کے نام سے پکار کر قتل کا فتوی لگایا گیا ہو چنانچہ مسلمان بادشاہوں کے عہد میں اس حکم کی تعمیل بھی دیکھی جاچکی ہو لیکن اب شکر ہو خدا کا کہ ایک ایسا حاکم خدا نے اس ملک پر حکمران کیا ہو کہ جو کسی کے دین کے معاملے میں دست اندازی نہیں کرتا نہیں تو شاید بہت لوگ جان کے ڈر کے مارے کلمے پڑھ چکتے ورنہ جان دیتے پر ان کتابوں کی تعلیم پاکیزگی اور رحم پر گہری بنیاد کے ساتھہ انسان کی بہتری اور بہبودی اور نجات کی بھاری امید پر دلالت کرتی ہو اور جو شخص ان کی ہدایت پر عمل کرے وہ سچ مچ پاک اور رحمدل بن جاویگا کیونکہ نجات یافتہ ہونے والے کی یہہ اصل نشانیاں ہیں پس جس حال میں کہ توریت اور زبور صحائف اور انجیل موجود ہیں اور ان میں ہدایت اور نور اور نصیحت اعلیٰ درجے کی موجود ہو تو کیا ضرورت ہو کہ اُن سے کم درجے والی نصیحت یا تعلیم کی کتاب پر ایمان لایا جاوے جس کی تعلیم ان کتابوں کا مقابلہ نہیں کر سکتی اس لئے ہماری غرض ہو کہ ان کتابوں کو غور سے مطالعہ کرو کیونکہ سچ مچ ان میں ہدایت اور روشنی ہو اور جو ان باتوں کو قبول کریگا اور خداوند یسوع مسیح پر ایمان لاویگا وہ ہمیشہ کی زندگی پاویگا۔

پاکیزہ لباس

انسان کی آرایش کے لئے عمدہ پوشاک کی نہایت ضرورت ہو اس لئے بدن انسانی کے زیب دینے کے لئے آدمی کی دستکاری نے انواع واقسام کی پوششیں بڑی محنتوں کے ساتھ تیار کی ہیں ایک غریب مفلس کی موٹی جھوٹی پوشاک سے لیکر ایک تخت نشین شاہنشاہ کی بیش قیمت پوشاک تک انسان کی حکمت نے عجیب عجیب کام کرکے یہہ سب کچھ مہیا کیا ہو اور ہر ایک شخص پوشاک کا ایسا ہی محتاج ہو جیسا کہ خوراک کا انسان کی عقل وتمیز اس بات کی خواہاں ہو کہ وہ لباس سے اپنے آپ کو ڈھانپے اور سوائے بے حواس مجنوں کے کوئی بغیر کپڑے پہنے کے رہنا پسند نہیں کرتا انسان اپنے برہنہ بدن کو دوسروں کے سامنے دکھلانے سے شرماتا ہو اور فوراً اپنی برہنگی کو پوشاک سے چھپانا چاہتا ہو اور بغیر پوشاک کے انسان اچھا بھی نہیں لگتا پوشاک انسان کی خوبصورتی ہو اور نہ صرف خوبصورتی ہو بلکہ اس کی حفاظت کے لئے بھی نہایت ضرور ہو۔

جس طرح سے بدن انسان کے لئے پوشش کی ضرورت ہو ٹھیک اسی طرح سے انسان کی روح کے لئے بھی لباس کی ضرورت ہو اور وہ لباس نیکی ہو جس کے بغیر انسان کی روح کا دخل اس کے مالک کے حضور ہونا دشوار ہو اس روح کا لباس حاصل کرنا یعنے نیکی انسان کے احاطہ حکمت وقدرت میں نہیں رہا اور اس لئے انسان کی روح بغیر پوشش کے خطرے کی حالت میں پڑگئی ہو اگرچہ بے شمار انسان اس غلطی میں پڑے ہوئے ہیں کہ وہ اپنی حکمت اور دانائی سے یہہ لباس مہیا کرلیں گے لیکن یہہ محض خیال است ومحال است وجنوں۔ صرف خیالی پلاؤ پکانا ہو یہہ نہیں ہوگا اور ہرگز نہیں ہوگا اور ضرور روح برباد ہوجاویگی لیکن شکر ہو رحیم خدا کا کہ اس نے اپنے کلام پاک کو مجسم کیا اور اُس نے وجود انسانی میں ظاہر ہو کر نیکی کو انسان کے لئے حاصل کرلیا ہو اور اب وہ نیکی کا لباس گنہگاروں کو مفت تقسیم کرتا ہو اور فرماتا ہو کہ تم اس لباس کو زیب تن کرو تو تم ننگے نہ پائے جاؤگے چنانچہ ذیل میں اس کلام مجسم خداوند یسوع مسیح کی ایک تمثیل ہدیۂ ناظرین کرتے ہیں جو انجیل مقدس میں مرقوم ہو آسمان کی بادشاہت اس بادشاہ کی مانند ہو جس نے اپنے بیٹے کا بیاہ کیا اور اُس نے اپنے نوکروں کو بھیجا کہ مہمانوں کو بیاہ میں بلاویں پر انہوں نے نہ چاہا کہ آویں پھر اُس نے

اور نوکروں کو یہہ کہہ کے بھیجا کہ مہمانوں سے کہو کہ دیکھو میں نے کھانا تیار کیا ہی میرے بیل اور موٹے موٹے جانور ذبح ہوئے اور سب کچھ تیار ہی بیاہ میں آؤ پر وہ کچھ خیال میں نہ لاکر چلے گئے ایک اپنے کھیت اور دوسرا اپنی سوداگری کو اور باقیوں نے اس کے نوکروں کو پکڑ کے اُنہیں بے عزّت کیا اور مار ڈالا تب بادشاہ سُنکر غصہ ہوا اور اپنی فوج بھیجکر اُن خونیوں کو مار ڈالا اور اُن کا شہر پھونک دیا۔ پھر اُس نے اپنے چاکروں سے کہا بیاہ کی تیاری تو ہوئی پر وہ جن کو بُلایا نالایق تھے پس تم سڑکوں پر جاؤ اور جتنے تمہیں ملیں بیاہ میں بُلاؤ سو اُن نوکروں نے راستوں پر جاکے بھلے بُرے جو اُن کو ملے سب کو جمع کیا اور بیاہ کا گھر مہمانوں سے بھر گیا جب بادشاہ مہمانوں کو دیکھنے اندر آیا اس نے وہاں ایک آدمی دیکھا جو شادی کا لباس پہنے نہ تھا اور اُس سے کہا ای میاں تو شادی کے کپڑے پہنے بغیر یہاں کیوں آیا اس کی زبان بند ہوگئی تب بادشاہ نے نوکروں سے کہا اس کے ہاتھ پاؤں باندھکے اُسے لے جاؤ اور باہر اندھیرے میں ڈالدو وہاں رونا اور دانت پیسنا ہوگا کیونکہ وہ جو بُلائے گئے بہت ہیں پر برگزیدے تھوڑے۔ یہہ مطلب نہیں کہ اس تمثیل کی پوری تفسیر کریں لیکن صرف یہہ دکھلانا مدِّ نظر ہی کہ لباس جو بادشاہ کی طرف سے دیا گیا تھا پہننا ضرور تھا اس شخص نے نہیں پہنا تھا اس لئے وہ سزایاب ہوا اب خداوند یسوع مسیح اپنی نیکی کا لباس مفت میں تمام گنہگاروں کو بخشتا ہی اور گنہگاروں کا فرض ہی کہ شکر گذاری کے ساتھ لیں اور پہنکر خدا کے حضور جاویں ورنہ دوزخ کے سخت عذاب میں ڈالے جاویں گے۔ ذیل کا گیت اس مضمون کو کیا خوب ظاہر کرتا ہی ؎

مسیح کا خون اور نیکی خاص - ہی میری زینت کا لباس
میں اس کو پہنے سراسر - ہونگا مقبول خدا کے گھر

خداوند یسوع مسیح نے شریعت الہی کو ایک ایک نقطے اور شوشے تک پورا کیا اور کمالِ صبر اور فروتنی سے گناہ کی سزا بھی اپنے اُوپر اُٹھالی اور اب گنہگار کو اپنی نیکی کا لباس پہنا کر اور اپنی راستبازی کی پوشاک سے مُلبس کرکے خدا کے حضور پہنچنے کے لایق بناتا اور نجات ابدی بخشتا ہی اور اب نہایت واجب ولازم ہی کہ سب گنہگار نہایت شکر گذاری کے ساتھ فوراً قبول کرلیں کہ صرف یسوع مسیح کی نیکی اُن کا لباس ہی اور وہ یقیناً نجات یافتہ ہونگے۔

اب ای ناظرین میری عرض آپ سے ہی کہ آپ اس امر کی طرف خاص توجہ کریں اور گوشِ ہوش سے ان باتوں کو سُنیں اگر آپ کے پاس یہہ لباس فاخرہ ہی تب تو خوب آپ کو کچھ خوف و خطر نہیں ہی۔ لیکن اگر یہہ لباس نہیں ہی اور اب تک برہنہ ہو تو اب یہہ مہربان نجات دہندہ یہہ لباس لئے ہوئے کھڑا ہی اور دینے کو تیار ہی پہن لو اور خوب صورت بن جاؤ تو پھر خدا کے حضور جانے سے تم کو کوئی نہ روکیگا کاش کہ کوئی فردِ بشر ایسا نہ ہو جو اس لباس کے بغیر ہو بلکہ سب کے سب اسی لباس یعنے یسوع مسیح کی نیکی کو حاصل کرلیں اور ہمیشہ کی زندگی اور ابدی راحت کو حاصل کریں۔

دامنِ شفا بخش

اس عالمِ فانی میں انسان مرضِ عصیاں میں مبتلا اور حالتِ بے کسی میں پڑا ہوا نظر آتا ہی اور اگرچہ اپنی سعی و کوشش سے بہت کچھ علاج و معالجہ کرتا اور بہت سے حکیموں اور ڈاکٹروں کے پیچھے لگا ہو ہی پر صحت نہیں پاتا اور مرض ہٹتا نظر نہیں آتا ہرچند انسان زر و سیم خرچ کرتا ہی مگر مرضِ عصیاں زور پکڑتا ہی معلوم ہوتا ہی دور دراز سفر کرکے اور بہت تکلیف و دُکھ بھی انسان اپنے اُوپر گوارا کرتا مگر تاہم مرض گناہ پیچھا چھوڑتا معلوم نہیں دیتا یہہ حالت نہایت غم و رنج اور مصیبت کی ہی بعض انسان تو جب کسی دوا یک علاج سے فایدہ نہیں اُٹھاتے تب علاج چھوڑ بیٹھتے دکھلائی دیتے ہیں بعض اپنے مرض کو لاعلاج تصور کرکے علاج کرنے ہی سے بے فکر ہوگئے یہہ حالت اور بھی خوفناک ہی۔

اِس مرض کے لاکھہا کروڑہا مریض مرض کے بڑھنے سے موت تک پہنچ چکے ہیں اور بیشمار پہنچتے جاتے ہیں ہائے افسوس یہہ کیسا بُرا مرض جو اسطرح سے بنی آدم کو برباد کر رہا ہی۔

افسوس مریضوں پر بھی ہی کہ وہ ایسے حکیموں کا علاج کرتے ہیں کہ جو اس مرض میں خود مبتلا ہیں اور علاج کرنے کے بجائے مریض کو جہانسے پٹی ہی میں رکھکے عدم کو سدھارتے ہیں۔

بعض ایسے معالج ہیں جو مریض کو ایسی تجویزات بتلاتے ہیں کہ جو پوری ہونی از حد مشکل بلکہ ناممکن ہیں اور مرض جیوں کا تیوں بنا رہتا ہی اور مریض اُس میں مبتلا رہکر ہلاک ہو جاتا ہی۔

بعض ایسے معالج ہیں کہ بڑے بڑے دعوے تو کرتے اور مریض کو اپنی باتوں سے خوب فریفتہ کرتے ہیں مگر صرف لوٹیرے ہیں مرض کا علاج تو کرنا درکنار اس کو دوگنا بڑھا دیتے ہیں اور مریض اس میں مبتلا رہکر مر ہی جاتا ہی۔

دنیا میں صرف ایک حکیم حاذق دیکھنے میں آیا ہی وہ نہایت رحیم اور ہمدرد محبتی اور غریب دوست اور فروتن اور حلیم اور محض بے طمع ہی اس کو ظاہر ہوئے

اب قریب دو ہزار برس ہونے والے ہیں جب وہ اس دنیا میں وجود انسانی میں تھا اُس نے بے شمار لوگوں کو طرح بطرح کی بیماریوں سے شفا دی اور بڑی ہمدردی اور محبت سے کسی بیمار کو بدوں علاج کے جانے نہ دیا نہ صرف یہہ ہی وصف اس حکیم میں تھے لیکن بڑا وصف یہہ تھا کہ یہہ سب کام وہ صرف محبت سے کرتا تھا اور ایمان کی بنا پر سب کو چنگا کر دیتا تھا اور اپنی حکمت کی اُجرت میں ایک حبہ بھی نہ لیتا تھا۔

چنانچہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک عورت اُس کے پاس آئی جو ۱۲ برس سے بیماری میں مبتلا تھی جس نے اپنا بہت سا مال حکیموں کے علاج میں خرچ کر ڈالا تھا لیکن کچھ فایدہ نہ اُٹھایا تھا بلکہ اُس کا مرض بڑھ گیا تھا اُس نے سُنا کہ خداوند یسوع مسیح سب قسم کے مریضوں کا علاج کرتا ہے سو وہ اس کے پاس روانہ ہوئی اور اس وقت خداوند یسوع مسیح بہت سے بیماروں کا علاج کر رہا تھا اور بڑا ہجوم اُس کے گرد جمع تھا وہ عورت آسانی سے اس کے پاس جا نہ سکی لیکن مجبور ہو کر اس نے اپنے دل میں خیال کیا کہ اگر میں صرف اس کے دامن کو چھوؤنگی تو ضرور چنگی ہو جاؤنگی اس کے دل میں ایمان تھا اور اس ایمان سے اُس نے فوراً پیچھے سے بھیڑ میں سے جا کر اُس کا دامن چھو لیا اور وہ اسی وقت چنگی ہو گئی۔

وہ تو اچھی ہو گئی۔ اور خداوند نے بھی جانا کہ قوت اُس میں سے نکلی تو اس بات کو دریافت کیا اور اس عورت کا حال لوگوں پر ظاہر کیا اور وہ عورت ڈرتی اور کانپتی ہوئی اقرار کرنے لگی کہ میں نے اس ایمان سے کہ میں ضرور چنگی ہو جاؤنگی دامن کو چھوا تھا اور میں بھلی چنگی ہو گئی تب خداوند نے اُسے کہا سلامت جا تیرے ایمان نے تجھے بچایا اسیلئے سے خداوند یسوع مسیح عاصیوں گنہگاروں کا حکیم حاذق ہے اور صرف ایمان کی شرط پر مریضان عصیاں کو شفابخشتا ہے اور جو کوئی اس کے پاس آوے اور اس کے دامن کو شفا پانے کی غرض سے چھوئے وہ ضرور شفایاب ہو جاویگا جتنے لوگوں نے اس وقت سے اب تک اس کے دامن کو چھوا ہے وہ سب چنگے ہو چکے ہیں اور جو کوئی اب بھی اس کے شفابخش دامن کو صرف ایمان سے مس کریگا وہ ضرور بلا شک وشبہ گناہ کی مہلک مرض سے نجات پاویگا اب یہہ مژدہ نجات بخش سب گنہگاروں کو سُنایا جاتا ہے اور وہ نجات دہندہ جس کے دامن میں شفا ہے خود پکار پکار کہہ رہا ہے کہ بھلے چنگوں کو حکیم درکار نہیں بلکہ بیماروں کو میں گنہگاروں کو توبہ کے لئے بلانے آیا ہوں اب جو مریضِ گناہ اپنے لئے اس حکیم خداوند یسوع مسیح کو قبول کریگا اور ایمان کی آنکھ سے اس کی طرف نگاہ کریگا اور اُس کے دامن کو مس کریگا وہ ضرور شفا پاویگا خوشخبری کہتی ہے کہ جو اُس پر ایمان لاوے وہ ہلاک نہ ہوگا بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاویگا۔

اے ناظرین! اب ذرا غور کرو کہ آپ نے کسکا دامن پکڑا ہے؟ اور کیا آپ کے گناہ مٹ گئے ہیں؟ کیا گُناہ کا مرض جاتا رہا ہے؟ دل کو تسلی اور تشفی مل چکی ہے اگر یہہ سب کچھ ہو چکا ہے تب تو آپ کی عاقبت بخیر ہوگی اور کچھ خوف وخطرہ نہیں ہے لیکن اگر ایسا نہیں ہوا اور ابھی تک مرض گناہ میں مبتلا ہو اور دل ناپاکی سے بھرا ہوا ہے تو پھر اس حالت سے اگر اب جلد نہ بچو تو پھر کبھی بچا نہ جائیگا کلام کہتا ہے آج قبولیت کا وقت ہے آج نجات کا دن ہے اس نجات دہندہ کے شفابخش دامن کو اب مس کرو اور بچ جاؤ ؎

راقم - جے - ایس لودیانہ

رپوٹ

شملہ یونین پریم سبھا میٹنگ ۹۸ء

"خداوند میں پیارو" میں خدا کا شکر کرتا ہوں اور دعا کے ساتھ پریم سبھا کی رپوٹ کو کمیٹی کی رائے کے موافق چند باتوں کا بیان اس غرض سے کرتا ہوں تاکہ سب مسیحی بھائی اس پریم سبھا کی حالت سے زیادہ آگاہ ہو کر خداوند کے کام میں ہمدرد ہو کر ہماری مدد کریں "تاکہ ان غیر قوموں کو جو اندھیرے اور موت کے سایہ میں بیٹھے ہیں روشنی پہنچے اور ہمیں سلامتی کی راہ پر لے چلے" لوقا ۱: ۹۷-

(۱) واضح ہو کہ سال گذشتہ میں ۳۸ لکچر اس پریم سبھا میں دیئے گئے جن سے عام لوگوں کو سوحانی فایدہ ہوا اور زیادہ تر ان مسیحیوں کو فایدہ ہوا کہ جن میں روحانی زندگی نہ تھی ہم کو یہہ بھی معلوم کرنا چاہئے اور دیگر ناظرین نورافشاں کو بھی کہ ۳۲ لکچر پریم سبھا کی کمیٹی کے ممبروں نے اور دیگر شملہ کے بھائیوں نے دیئے اور پانچ لکچر مسٹر جونت سنگ صاحب کیٹی کسٹ- سی- ایم- ایس- کوٹگڈھ نے دیئے جن کے لئے پریم سبھا کی کمیٹی کے ممبر نہایت شکرگذار ہیں علاوہ ان کے ایک لکچر شراب کی بابت جناب پادری- جے- ایچ- بیٹمن صاحب نے جو آرمی ٹیمپرنس کے جنرل سکرٹری ہیں دیا۔ اُس وقت تقریباً ۸۰ آدمی حاضر تھے جن میں سے ۲۲- آدمیوں نے دستخط کئے کہ آج سے ہم شراب وغیرہ نہ پئیں گے اِن ۲۲ آدمیوں میں دو غیر قوم بھی شامل تھے جنہوں نے دستخط کئے ہیں ان دو شخصوں کی بابت کچھ نہیں کہہ سکتا کہ آیا یہہ ابھی تک پرہیزگار ہیں یا نہیں ہیں مگر آٹھ مسیحیوں کی بابت یہہ میں کہہ سکتا ہوں کہ انہوں نے

اس لکچر کے سُننے سے بہت فایدہ اُٹھایا کہ ابھی تک وہ شراب وغیرہ سے پرہیزگار ہیں اور ان آٹھ میں دو مسیحی عورتیں بھی شامل ہیں جنہوں نے شراب وغیرہ کو بھی ابھی تک نہیں چھوا ہی خدا سے دعا ہی کہ وہ ہمیشہ تک ان مذکورہ بالا آدمیونکو سب نشے سے محفوظ رکھے باقی بارہ آدمی اور ہیں جنہوں نے دستخط کئے۔ ان کی نسبت میں کچھ نہیں کہہ سکتا مگر صرف اتنا کہنا مناسب سمجھتا ہوں کہ ایسے آدمی" ہمارے خداوند یسوع مسیح کی صلیب کے دشمن ہیں اور ان کا انجام ہلاکت ہی" دیکھو فلپیوں ۳: ۱۸- میں منت کرکے ایسے آدمیوں کی بابت اپنے دوستوں اور خاصکر مشنریوں سے التجا کرتا ہوں کہ ایسے آدمی کو جو نام کے ہیں اور قسم قسم کی خرابی پیدا کرتے ہیں پاک دسترخوان کے پیالہ کے پاس ہرگز نہ آنے دیں کیونکہ پولوس رسول ذکر کرتا ہی ایسے آدمیوں کی بابت کہ تم خداوند کے دسترخوان کے پیالے میں شریک نہیں ہو سکتے اس سبب سے کہ تم شیاطین کے پیالہ میں شریک ہو پھر وہ یوں بھی کہتا ہی ۱- قرنتیوں ۵: ۱۳- "غرض تم ایسے بُرے آدمی کو اپنے درمیان سے نکالدو" علاوہ ازیں میں اپنی ہی کلیسیا کے بھائیوں کی بابت نہیں کہتا بلکہ اور کلیسیاؤں کی بابت بھی کہتا ہوں اور خاص اُن بعض بھائیوں کی بابت کہ جنہوں نے گرجا کے درمیان خدا اور ایک بڑی جماعت کے سامنے یہہ اقرار کیا کہ میں دنیا کی بیہودہ شان وشوکت کو اُس کے تمام لالچ سمیت جسم کی سب نفسانی خواہشوں کو ایسا ترک کرتا ہوں کہ اُن کی پیروی نہ کرونگا اور نہ ان کی بند میں رہونگا۔ اب ذرا ناظرین اخبار نورافشاں خیال فرمائے کہ یہہ کیسا بڑا بھاری وعدہ خدا اور اُس کی جماعت کے سامنے کیا اور پھر اُس وعدہ کو نہ پورا کیا دوسرے یہہ کہ جس وعدہ کے اُوپر ایمان لایا اور اُسی پر قایم نہ رہا تو صرف دستخط پر کیسے قایم رہ سکتا ہی ہاں بہت ہمارے عزیز بھائی ہیں کہ جنہوں نے اُس ایمان کے وعدہ کو اور شراب نہ پرہیز کے دستخط کئے ہوئے کو پورا کیا اور کرتے جاتے ہیں اور کرتے رہیں گے۔

(۲) سال گذشتہ ماہ ستمبر کے شروع میں ایک جلسہ بھی ہوا جو تین روز تک رہا اس جلسہ میں چند مسیحی کوٹگڑھ سے بھی تشریف لائے تھے جنہوں نے ہمارے ساتھ ہمدرد ہوکر خداوند کے کام میں مدد کی اسی طرح سے ہمارے ان مسیحی بھائیوں کو چاہئے کہ جو شملہ میں گرمی کے موسم میں آتے ہیں خداوند کے کام میں ہمدرد ہوکر ہماری مدد کریں اور ہم سب کلیسیا کے بھائیوں میں سے کوئی بھائی یہہ نہ خیال کرے کہ یہہ بپٹسٹ مشن کا کام ہی یا نیٹیو یونین چرچ کا یا دیگر اور کلیسیاؤں کا کام بلکہ ہمیشہ اس بات کو مدِنظر رکھے کہ ایک ہی نجات دہندہ مسیح مصلوب کا کام ہی جس نے ہم گنہگاروں کے لئے اپنی جان دی۔

(۳) سال گذشتہ میں چندہ بھی کچھ کم ہوا اس سبب سے کہ اس پریم سبھا کے مددگار ہمارے جناب بزرگ پادری جیمس اسمتھ صاحب مرحوم ۱۸ نومبر ۹۶ء کو اس دنیائے فانی سے کوچ کر گئے اور اب امید ہی کہ وہ اُن مقدس روحوں کے پاس آرام کے ساتھ سو رہے ہیں یہہ صاحب مرحوم اس پریم سبھا کی ہر ایک طرح سے مدد کیا کرتے تھے لکچر یعنے نصیحت کے وسیلے "دعا کے وسیلے" "روپیہ کے وسیلے" بات یہہ کہ ہر طرح سے ہمارے مددگار تھے اب وہ نہیں ہیں اس سبب سے پریم سبھا کمیٹی کے ممبروں کو چاہئے کہ وہ خدا سے روح القدس کی مدد مانگ کر دلیری کے ساتھ خدا کے کام کو کریں اور ہم یہہ بھی یاد رکھیں یہہ سارے موقع ہم کو از خود اور اتفاقاً نہیں ملتے ہیں بلکہ خداوند کریم نے عالم الغیب ہوکر اور ہر ایک کی حالت کو جانکر ہر ایک کے لئے خاص موقع مقرر کر دئے ہیں پس ہر ایک کی بابت ہمیں جواب دینا ہوگا ایک دو باتیں اور بھی ہیں مگر چونکہ مضمون زیادہ ہوگیا ہی اور اگر ان کو لکھوں بھی تو ہمارے مہربان ایڈیٹر نورافشاں صاحب بہادر کو کڑائیں گے یا گھبرائیں گے اس سبب سے اس مضمون کو ختم کرتا ہوں اور آخر میں اپنے عزیز بھائیوں کو خدا اور اس کے بیٹے یسوع مسیح کے کلام کو سونپتا ہوں جو ہمیں پورے طور سے کامل کر سکتا ہی اور میں دل وجان سے خداوند سے یہہ بھی دعا کرتا ہوں کہ کوئی خدا کے نیک ارادوں سے جو اس نے ہم سبھوں کی بابت ظاہر کئے ہیں غافل نہ رہیگا۔ اور نہ اُس الٰہی فضل کے مرتبہ کو حقیر جانیگا۔

چنانچہ لکھا ہی (یوحنا پہلا خط ۳ باب ۲ آیت) پیارو اب ہم خدا کے فرزند ہیں اور ہنوز ظاہر نہیں ہوا کہ ہم کیا کچھ ہونگے پر ہم جانتے ہیں کہ جب وہ ظاہر ہوگا تو ہم اس کی مانند ہونگے کیونکہ ہم اسے جیسا کہ وہ ہی ویسا دیکھیں گے خدا ہم سب کو اپنی روح پاک عنایت کرے۔ آمین۔

الراقم

مسیح میں آپ کا پیارا بھائی اور حقیقی دوست

نفتالی سالومن

کوہ شملہ

واقعات اور رائیں

ہم کو یہہ سُنکر افسوس ہوا کہ متھوڈسٹ مشن کے بشپ تھوبرن کے صاحبزادے بنام کرافورڈ کا جن کی عمر ۳۰ سال کی تھی ولایت میں انتقال ہوگیا ہی یہہ صاحب ہندوستان میں پیدا ہوئے اور سن بلوغت کو پہنچکر کچھ عرصہ تک ہندوستان میں کام کر کے صحت کے لئے ولایت تشریف لے گئے ہماری دعا ہی کہ خداوند جو تسلی کا بانی ہی اس موقعہ پر بشپ صاحب اور مرحوم کے دیگر متعلقین کو اپنی تسلی سے تسلی بخشے۔

نومبر ۱۸۹۸ء کے آخر تک ہند اور ملایشیا میں متھوڈسٹ کلیسیا کے کُل شریکوں کی تعداد ایک لاکھ چھ ہزار تھی سال بھر میں ساڑھے گیارہ ہزار کو بپتسمہ دیا گیا ان میں سے دو ہزار دو سو مسیحیوں کے بچے تھے۔

بڑی خوشی کی بات ہی کہ سرکار کی طرف سے ممالک مغربی و شمالی اور اودھ اور پنجاب کے لئے شمالی ہند کی کسی جگہہ میں کاشتکاری کے متعلق ایک کالج کھولنے کی تجویز ہو رہی ہی۔ ہندوستان جیسے ملک میں جہاں ملک کی ترقی اور بہتری کا انحصار بہت کچھ کاشتکاری پر ہی منحصر ہی اس قسم کے کالج کی بڑی ضرورت ہی جاہل کاشتکار کاشتکاری کے اصولوں کے نہ جاننے کے سبب سے دقیانوسی طریقے سے ہی کاشتکاری کرتے جاتے ہیں اگر زمینداروں کے لڑکے اس قسم کے کسی کالج میں تعلیم پاکے کاشتکاری کے علم سے واقف ہوکر اُن اصولوں کو عملی طور پر اپنے کام میں استعمال کرنے لگ جائیں تو یقین ہی کہ ہندوستان کی پیداوار اب سے کئی گنا زیادہ بڑھ جاویگی اور زمین کے وہ حصے جو شور وغیرہ کے سبب سے استعمال میں نہیں لائے جا سکتے وہ لوگ اُن کو بھی درست کرنے میں کامیاب ہونگے اور فایدہ اُٹھا سکیں گے اس کے ساتھ ہم مسیحی کلیسیا کی ترقی کے لئے بھی اس کی ضرورت کو محسوس کرتے ہیں دیہات میں آج کل بہت سے غریب مسیحی کاشتکاری کا پیشہ کرتے ہیں اگرچہ اُن میں سے اکثروں کی اپنی زمین نہیں ہی تو بھی اگر وہ اس کام سے بخوبی واقف ہوں تو اُن کو بہت کم محصول یا چکوتے پر زمین مل سکتی ہی اس واسطے ہماری درخواست ان مشنریوں سے کہ جو دیہات میں کام کرتے ہیں یہہ ہی کہ وہ بھی مسیحی نوجوانوں کو کاشتکاری کی تعلیم دینے کی کوشش کریں اگر کھنے کے ٹرینگ سکول کے متعلق اس قسم کی تعلیم دینے کا کچھ بندوبست ہو جائے اور وہ مسیحی جو زمینداری کا کام کر رہے ہیں اپنے لڑکوں کو وہاں بھیجدیویں تا کہ وہ تعلیم کے ساتھ کشتکاری کے علم کو بھی حاصل کریں تو بہت بہتر ہوگا۔

دنیا میں صرف مسیحی مذہب ہی ایک ایسا مذہب ہی کہ جو عورت کو مرد کے ساتھی کا درجہ دیتا اور بتلاتا ہی کہ انسان کو واجب ہی کہ عورت کو کمزور اور نازک جانکر عزت دیوے اور اس کی مدد کرے اس سبب سے مسیحی لوگ روز بروز عورتوں کو جس قدر وہ لائق ہوتی جاتی ہیں اُن کے حقوق دیتے جاتے ہیں عورتیں [illegible] جو اب تک اپنے حقوق سے ناواقف تھیں مسیحی آزادی کو حاصل کر کے اپنے حقوق کو جاننے لگیں ہیں چنانچہ ۲۶ جون سے ۴ جولائی ۱۸۹۹ء تک لنڈن میں عورتوں کی ایک عالمگیر کانگرس ہوگی جس میں تمام مہذب ممالک کے ایلچی موجود ہونگے ہم کو یقین ہی کہ ہند کی مستورات میں سے کئی وہاں موجود ہونگی۔

ہندوستانی مسیحی عورتوں کی طرف سے ایک انجمن قایم کی گئی ہی جس کا نام ڈاٹرس آف انڈیا ایسوسی ایشن ہی اس کی سیکریٹری الہ آباد کی مس الیس چکربتی۔ ایم۔ اے۔ ہیں مس چکربتی نے آنریری طور پر ایک یتیم خانہ کا کام اختیار کیا جس میں کل ۷۵ یتیم ہیں جن میں سے چار لڑکے اور ۷۱ لڑکیاں ہیں یہہ سب قحط زدوں میں سے ہیں مختلف جگہوں میں اس انجمن کی شاخیں ہیں جہاں مسیحی بہنیں ان یتیموں کے لئے روپیہ اور کپڑا وغیرہ اکٹھا کر کے بھیجتی ہیں ہم کو بعض ہندوستانی بہنوں کی نسبت یہہ سُنکر بڑی خوشی ہوئی کہ وہ اپنی ضروریات کو کم کر کے یا کچھ نہ کچھ کام کر کے روپیہ اس یتیم خانے کے لئے اکٹھا کرتی ہیں حال ہی میں لاہور کی بہنوں نے اسطرح سے ایک سو اٹھائیس روپیہ جمع کر کے مس چکربتی کے پاس بھیجے ہیں ہماری دعا ہی کہ ہماری مسیحی بہنیں جن پر ہماری آیندہ کی بڑی بڑی امیدیں ہیں نیک کاموں میں ترقی کرتی جاویں تا کہ اُن کے وسیلے سے ہندوستان میں خداوند کا جلال ظاہر ہووے۔

چند روز کا عرصہ ہوا کہ مدراس میں ہندوستانی مسیحیوں کا ایک جلسہ ہوا اس جلسے میں سب فرقوں کے مسیحی موجود تھے اور رومن کیتھلک کلیسیا کے بشپ میر صاحب کرسی نشین مقرر کئے گئے اس جلسے میں یہہ رزولیوشن قرار پایا کہ "سرکار کے پاس اس مضمون کا ایک میموریل بھیجا جاوے کہ قانون حق وراثت جو انگریزوں کے لئے ہی وہ ہندوستانی مسیحیوں پر جلد نہ کیا جائے" امید ہی کہ سرکار اس امر کو منظور کریگی ہم کو یہہ معلوم کر کے بھی خوشی ہوئی ہی کہ ہوس آف کامنس میں پارلیمنٹ کے ایک ممبر نے سیکرٹری آف سٹیٹ سے ہندوستانی مسیحیوں کے قانون وراثت کی مشکلات کی نسبت سوال کیا جس کے جواب میں سیکرٹری صاحب نے فرمایا کہ وہ اس امر میں گورنمنٹ ہند سے خط و کتابت کرینگے

قصیدۂ دعائیہ در شانِ ملکہ معظمہ قیصرہ

ہند دام اقبالہا

یہہ دنیا جب تلک دانش پسند و علم گستر ہو
زمانہ جب تلک مفتون شاہِ عدل پرور ہو
رہِ انصاف میں جبتک رعیت سب برابر ہو
رعایا پر اطاعت بادشاہوں کی مقرر ہو
ترا گلزارِ مقصد سبز ہو اور تازہ و تر ہو
تری دہلیز پر خم آکے ہر سردار کا سر ہو
نسیمِ صبح سے کھلتا رہے بستانمیں جبتک گل
غزلخوان شاخِ گل پر جب تلک دلسے رہے بلبل
رہے سروِ چمن پر جب تلک قمری کا شور و غل
رہے پرہیزگاروں کی لبوں سے دور جامِ مُل
ترے احکامِ ناطق سے جہاں سارا مسخر ہو
خداوندِ مسیح کا فضل ہر دم تیرا یاور ہو
پہاڑوں سے زمیں پر جب تلک دریا رہیں جاری
جہازوں کی سمندر میں رہے تا تیز رفتاری
زراعت اور تجارت سے رہے جبتک گہرباری
کہیں بارش کو جب تک اہلِ دنیا رحمتِ باری
ترا نخلِ مرادِ دل ہمیشہ بار آور ہو
سخاوت میں تری شہرت کہیں حاتم سے بڑھکر ہو
خیالوں سے رہے انساں کے تا ذاتِ خدا باہر
زمین و آسماں جب تک رہیں خورشید سے انور
دلِ عشاق جب تک حسن گیسو پر رہے ششدر
نگہ کو تیغِ ابرو کو کہیں جس وقت تک خنجر
مسیحی ہو چلن تیرا مسیح ہی کا تو مظہر ہو
خدا تیرا معاون ہو ترا مداح انور ہو

راقم رامانند انور

قصیدۂ دعائیہ در شانِ ملکہ معظمہ وکٹوریا

قیصرہ ہند دام اقبالہا

رہیں جبتک ستارے آسماں میں - مہ و خورشید تاباں ہوں جہانمیں
بہار آتی رہے پھر پھر خزاں میں - کھلیں غنچہ بھی جبتک بوستانمیں
ترے سر پر رہے تاج حکومت
رہے تجھ پر مسیح عیسیٰ کی برکت
رہے انجیل کی جبتک بشارت - نہ ہو پوری مسیحا کی جماعت
رہے قائم وجودِ شر و بدعت - بسے جبتک کہ عالم میں محبت
سری ملکہ اترا ہدیۂ دستور
نمائندا ایں ہمہ سلطان و فغفور
یعیں جبتک ہے موجود ہر جا - رہے جنیز کا بھی دنیا میں چرچا
ہوا جبتک کرے عالم کو تازہ - رواں جبتک رہے یہہ آبِ دریا
نگاہِ رحمتِ یزداں ہو تجھ پر
علم دربر ہو تجھکو تاج بر سر
کریں گنجشک چونچوں زاغ کانکاں - کرے قمری بھی گوگو ہو کے نالاں
کہیں معصوم بچّے ماماں ماماں - رہیں عشاق محوِ دیدِ جاناں
رکھے تبتک ہی شاد عیسیٰ پیارا
رہے بس اوج پر تیرا ستارا

راقم - دینا ناتھ شاد

رسیدزر

پادری ای-ایچ-لاسن عہ
بابو سیلاس پال ۸ر
ڈاکٹر سی-ڈبلیو-فورمن صہ
مس شروس صاحبہ ہے
مس لیچ صاحبہ ہے
پادری جے-بی-کالویل ۱۲ ہے
مس کے-ایم-ٹنچ صاحبہ ہے
محمد حسین خاں ۸ر
بی-کلفٹن ہے
مسٹر ای-بی-مدورا عہ
ہیڈ ماسٹر امریکن مشن سیالکوٹ ہے
مسٹر جسونت سنگھ بابت چچہ سکول عہ
غلام مسیح-امرتسر ۱۲ر
نور الدین عہ

دستور العمل اخبار نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر انگریزی ضمیمہ ۱۲ر
قیمت سالانہ اہل شہر سے معہ انگریزی ضمیمہ ۸ر
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک بغیر انگریزی ضمیمہ ۸ر
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک معہ انگریزی ضمیمہ .... ہے
قیمت دو کاپیونکی ایک ہی شخص کے نام پر معہ محصولڈاک معہ انگریزی ضمیمہ فی کاپی .... ہے
بغیر ضمیمہ .... عہ
قیمت تین کاپی یا اس سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر معہ ضمیمہ و محصول فی کاپی ۸ر
بغیر ضمیمہ .... عہ
طالبعلموں کیلئے جو ہیڈ ماسٹر یا سپرنٹنڈنٹ کی معرفت درخواست کریں معہ محصول و ضمیمہ ۸ر
بغیر ضمیمہ .... عہ

پادری ای-ایم ویری صاحب ڈی-ڈی-اڈیٹر و مہتمم اخبار نور افشاں کیواسطے امریکن مشن پریس لودیانہ میں ایم-والی کے اہتمام سے چھپا۔